



THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, June 06, 2014
(105th Session)
Volume VI, No. 03
(Nos.1 -09)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume VI
No.03

SP. VI (02)/2014
15

CONTENTS

	Pages
1. Recitation from the Holy Quran.....	1
2. Leave of Absence	2
3. Presentation of Annual Report of the Council of Common Interests (CCI) for the Year 2012-13	2
4. Request by Senator Mian Raza Rabbani Regarding Postponement on the Discussion on the Finance Bill	3
5. Point of Order by Senator Mian Raza Rabbani Regarding Suicide Attack on Army Officers and Policy of the Government of Dialogue with Taliban	4
6. Point of Order by Senator Saeeda Iqbal Regarding Water Shortage in I and G Sectors of Islamabad	5
7. Point of Order by Senator Afrasiab Khattak Regarding non-mentioning of FATA in the Presidential Address to Parliament	6
8. Response to the Points of Order by Senator Mian Raza Rabbani and Senator Afrasiab Khattak given by Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House	8
9. Ruling by the Honourable Chairman, Senate Regarding Water Supply to Sectors I and G	10
10. Welcome Remarks in the Honour of Ambassador of Argentina in Pakistan by:	
• Senator Muzafar Hussain Shah	10
• Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House	10
• Senator Aitzaz Ahsan, Leader of the Opposition	11
• Mr. Chairman	13
11. Point of Order by Senator Abdul Rauf Regarding Scarcity of Water in Balochistan due to Disconnection of electricity.....	14
12. Fateha for Mr. Nasrullah Shajji, Ex-MPA, Sindh Assembly	15
13. Point of Order by Senator Rubina Irfan Regarding Load Shedding in Balochistan	16
14. Point of Order by Senator Shahi Syed Regarding MQM's Sit in Against the Arrest of Altaf Hussain in UK	17
15. Point of Order by Senator Haji Muhammad Adeel Regarding Law and Order Situation in Peshawar	18
16. Point of Order by Senator Muhammad Zahid Khan Regarding Zhob Grid Station	20
17. Point of Order by Senator Haji Ghulam Ali Regarding Campaign on Electronic Media for Only One Person	23
18. Point of Order by Senator Sehar Kamran Regarding Maltreatment with Women	24

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, June 06, 2014

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at seventeen minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr. Nayer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ

نَدِيمِينَ- وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ

فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ

الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَوَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ

الْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ- فَضَلًا مِّن

اللَّهِ وَنِعْمَةً ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ-

ترجمہ: مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو

خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان

پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔ اور جان رکھو کہ تم

میں اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہنا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں۔ (یعنی) اللہ کے فضل اور احسان سے۔ اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

(سورۃ الحجرات آیات 6 تا 8)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم leave applications لیتے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4 اور 6 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ فرح عاقل صاحبہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میاں ریاض حسین پیرزادہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 6 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Presentation of Annual Report of the Council of Common Interests (CCI) for the year 2012-13

Mr. Chairman: Raja sahib, Riaz Hussain Pirzada is on leave, who would move Item No.2? It is laying of a report. Ok. Leader of the House may move Item No.2

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq (Leader of the House): Sir, I beg to lay the Annual Report of the Council of Common Interests (CCI) for the year 2012-13, as required under clause (4) of Article 153 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Report stands presented.

Request by Senator Mian Raza Rabbani, Regarding postponement on the Discussion on the Finance Bill, 2014

Mr. Chairman: Today we will start consideration of the following motion moved by Mr. Muhammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, on 3rd June, 2014:

"That the Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill, 2014, containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution."

The members who want to participate in the discussion may give their names to the Secretary. Who would take the floor from the Opposition side? Mian Raza Rabbani *sahib*.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, my humble suggestion to you and through you, to the honourable Leader of the House would be, that if we could commence the discussion on the motion from Monday? It is already 11:30 and most probably I would be opening,

today is Friday and the time would be short, so it will then carry over.

Mr. Chairman: Leader of the House.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: In view of the reasons Senator Mian Raza Rabbani has given, I have no objection if the discussion starts from Monday.

Mr. Chairman: Ok. We will start the discussion on the motion moved by the Minister of Finance, from Monday onward. Now, we take points of order. Raza Rabbani *sahib*.

Point of Order:

Raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding Suicide Attack on Army Officers and Policy of the Government regarding Dialogue with the Taliban

سینیٹر میاں رضاربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ آپ کے توسط سے میں محترم لیڈر آف دی ہاؤس کی توجہ چاہوں گا۔ میں آپ کے توسط سے یہ بھی چاہوں گا کہ سو مواریا منگل کو اس کا کوئی خاطر خواہ جواب بھی سامنے آئے۔

جناب چیئرمین! دو دن پہلے ایک خودکش حملہ ہوا جس میں افواج پاکستان کے دو سینیٹر افسران، دو لفٹیننٹ کرنلز اور کچھ civilians کی شہادت ہوئی۔ اس واقعے کو تحریک طالبان نے claim کیا ہے۔ اب ایک عجیب سی صورت حال ہے کہ ایک طرف تو یہ تمام attacks پاکستان کی مسلح افواج پر کیے جا رہے ہیں اور ان کو اب تحریک طالبان openly claim بھی کر رہی ہے لیکن حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی واضح پالیسی سامنے نہیں آئی کہ آیا ان کے ساتھ مذاکرات چل رہے ہیں یا نہیں چل رہے، حکومت نے کیا فیصلہ کیا ہے، کیا حکومت ان کے خلاف operation کرے گی، یہ نہیں کرے گی، یہ تمام چیزیں گوگو کی صورت حال پیش کرتی ہیں۔ They are in a state of flux. میں سمجھتا ہوں کہ یہ national security کے معاملات ہیں اور ان کا direct

bearing پاکستان کی مسلح افواج اور پاکستان کی قومی سلامتی پر پڑ رہا ہے۔ حکومت اس معاملے کو ایک dillydally manner میں deal کر رہی ہے جو کہ نہایت افسوسناک بات ہے۔ اس کی ہم شدت سے مذمت بھی کرتے ہیں اور حکومت سے کہتے ہیں کہ وہ ایک واضح پالیسی اپنائے اور سامنے آئے۔ اگر مذاکرات کو آگے بڑھانا ہے تو کہیں کہ جی ہاں، ہم نے مذاکرات کو آگے بڑھانا ہے اور اس طرح آگے بڑھ کر ان سے بات کریں۔ اگر ان کے attacks اسی طرح چلتے رہیں گے تو یہ ایک عجیب سی صورت حال ہے جو کہ ملکی مفاد میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات اسی سے related ہے۔ یہ incidents جو اس وقت ہو رہے ہیں، میرے نقطہ نگاہ کے مطابق اس لیے ہو رہے ہیں کہ intelligence sharing درست طور پر نہیں ہو رہی۔ جو information مختلف agencies کے پاس ہے، وہ اسے صحیح طور پر اکٹھا نہیں کر پار ہے۔ پچھلے دنوں بہت fanfare اور ڈھول ڈھمکے کے ساتھ جو نیشنل سیکورٹی پالیسی announce کی گئی، اس میں NACTA کو مضبوط کرنے کی بات کی گئی تھی۔ پہلے بھی میں یہاں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ چونکہ وہاں جو نمبر افسروں کو appoint کیا گیا، جو دیگر ادارے اس میں شامل ہیں، جو نیشنل کرائسز سیل کو merge کر کے وہاں ڈالا گیا، جس طرح NACTA کو پرائم منسٹر سے ہٹا کر وزارت داخلہ کے تحت لایا گیا، اس طرح وہاں ان تمام administrative مسئلوں پر ایک bottleneck ہے جس کے باعث آج دن تک NACTA فعال نہیں ہو سکا۔ اس طرح نہ تو NACTA فعال طریقے سے اپنا کام کر رہا ہے اور نہ نیشنل کرائسز سیل۔ لہذا، جو information آرہی ہے اس کی صحیح طور پر dissemination نہیں ہو رہی۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر سعیدہ اقبال صاحبہ۔

Point of Order

Raised by Senator Saeeda Iqbal Regarding Water Shortage in I and G Sectors of Islamabad

سینیٹر سعیدہ اقبال: شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے اسلام آباد کے عوام کی مشکلات کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ میٹرو بس سروس کے سلسلے میں جو کام ہو رہا ہے، ٹھیک ہے وہ development کا کام ہو رہا ہے مگر آئی سیکٹرز اور جی سیکٹرز میں خصوصاً پانی کی فراہمی معطل ہے

کیونکہ وہ پانپ بھی ٹوٹ گئے ہیں اور ٹیوب ویلز بھی خراب ہیں۔ اب ہر گھر سے ہر شخص روزانہ اٹھ کر ٹینکر کے لیے complaint کرنے کے لیے جا رہا ہے۔ تقریباً 5,6 ہفتوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ چونکہ میں بھی ان سیکٹرز میں رہتی ہوں اور یہ عام شہریوں کا بھی مسئلہ ہے۔ میں اس عوامی مسئلے کو اس ہاؤس میں آپ اور قائد ایوان کے سامنے لانا چاہتی ہوں۔ حکومت کو پہلے ان کی ضروریات کا بندوبست کر لینا چاہیے تھا جب یہ کام شروع ہو رہا تھا کیونکہ پانی، بجلی اور اس قسم کی چیزیں اگر لوگوں کو نہیں ملیں گی شدید گرمی کے موسم میں تو ان کا کیا ہوگا؟ شکریہ، جناب چیئر مین۔

جناب چیئر مین: جی، افراسیاب خٹک صاحب۔

Point of Order

Raised by Senator Afrasiab Khattak regarding non-mentioning of FATA in the Presidential Address to Parliament

سینیٹر افراسیاب خٹک: شکریہ، جناب چیئر مین! میں فانا کے بارے میں اس معزز ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ اس دن جناب صدر نے یہاں پر تقریر بھی فرمائی۔ صدر صاحب فانا کے Chief Executive بھی ہیں لیکن ان کی تقریر میں فانا کا ذکر اس طرح نہیں تھا۔ جناب والا! یہاں پر کبھی تو جنگ بندی ہو جاتی ہے اور کبھی جنگ بندی ختم ہو جاتی ہے لیکن فانا میں تو ایک منٹ کے لیے بھی جنگ نہیں رکتی۔ روزانہ وہاں پر آپ دیکھتے ہیں اور خبریں آ جاتی ہیں کہ اتنے لوگ مارے گئے ہیں، سڑک پر بارودی سرنگ پھٹنے سے اتنے لوگ شہید ہو گئے ہیں لیکن کوئی خبر register نہیں ہوتی۔ یہ تو میڈیا کے ذریعے ہمیں پتا چلتا ہے کہ پانچ آدمی مر گئے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ دس ہو گئے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ پچیس ہو گئے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ 100 ہو گئے ہیں لیکن وہاں پر کوئی investigation نہیں ہوتی ہے اور نہ یہ کہا جاتا ہے کہ کل یہ سلسلہ رک جائے گا یا ایک سال کے بعد رک جائے گا۔ سرکاری طور پر کچھ نہیں کہا جاتا ہے۔ جس طرح ہم سوڈان اور صومالیہ کے بارے میں خبریں پڑھتے ہیں، فانا میں بھی ایسا بھی بد قسمتی سے ہو رہا ہے۔ اسی طرح اگر آپ دیکھیں نار تھ وزیرستان میں ایک قبائلی راہنما ملک قادر خان جو اتما نرنی وزیر کے بہت بڑے لیڈر تھے ان کو دن دیہاڑے قتل کر دیا گیا۔ مجھے

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حکومتی ارکان نے اس کے اوپر تعزیتی پیغام تک نشر نہیں کیا۔ جتنا شور اور ہنگامہ حکیم اللہ محسود کے مارے جانے پر ہوا تھا اس کا عشر عشر بھی ملک قادر خان پر نہیں ہوا۔ فرق یہ ہے کہ ملک قادر خان ایک patriot تھا اور ایک ذمہ دار آدمی تھا لیکن ہماری ریاست کا رویہ اور معیار یہاں تک آگیا ہے کہ جو patriots ہوں گے وہ خاک میں جائیں کیونکہ وہ terrorists نہیں ہیں اور State کے خلاف لڑائی نہیں لڑتے۔ اگر یہ معیار ہوگا تو فائٹا کے لوگوں کے لیے آپ کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ان کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ آپ State کے خلاف کھڑے ہو جائیں تب آپ recognize ہوں گے، نہیں کھڑے ہوں گے تو آپ recognize نہیں ہوں گے۔ جناب والا! پانچ لاکھ سے زیادہ لوگ فائٹا کے IDPs ہیں۔ IDPs کا سلسلہ ایک انسانی بحران ہے۔ ان کے بارے میں کیا ہوا ہے؟ میں یہ اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ فائٹا کے لیے کوئی اور فورم نہیں ہے۔ فائٹا کے لیے پارلیمنٹ میں بھی اس طرح کی legislation نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ فائٹا کے لیے قانون سازی نہیں کر سکتے۔ President اور گورنر ہیں مگر President sahib نے ابھی تک کوئی ایسی میسج نہیں بلائی۔ صرف باڑہ میں جو سب ڈویژن ہے خیبر ایجنسی کا وہاں پر گزشتہ ساڑھے چار سال سے دو سو سے زیادہ سکول بند ہیں۔ یہ لوگ کہاں پڑھیں گے؟ ان کو آپ مدرسوں کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ پھر آخر میں یہ بچے دہشت گرد بن جائیں گے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ صورت حال اتنی بگڑی ہوئی ہے کہ آپ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ جو ایک کمانڈر ہے گل بہادر جو حکومتی کتابوں میں اچھے طالبان میں شمار ہوتا ہے اور وہ حقانی نیٹ ورک کے لیے مقامی host بھی ہے اس نے بھی کہا ہے کہ ہم حکومت کے ساتھ معاہدے توڑ رہے ہیں۔ اس نے بھی لوگوں سے کہا ہے کہ آپ افغانستان چلے جائیں یہاں پر کوئی گنجائش ہمارے رہنے کے لیے نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو اگر یہاں تک لائیں گے اور پھر آپ کہیں گے کہ غیر ملکی سازشیں ہو رہی ہیں اور غیر ملکی مداخلت ہو رہی ہے تو غیر ملکی مداخلت کے لیے آپ فضا ہوار کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کو غیر ملکی سازشوں کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ فائٹا کے بارے میں جو خاموشی ہے یہ وحشت ناک ہے۔ فائٹا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ان دہشت گردوں کو فائٹا کے لوگ لائے تھے۔ یہ Chechnya and Xinjiang کے جو terrorists لوگ آئے ہیں، جو عرب آئے ہوئے ہیں، کیا فائٹا کے لوگوں نے ان کو دعوت نامے بھیجے تھے۔ ہماری ریاست کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے یہ

سب کچھ ہوا ہے۔ یہ adventures جو ہم افغانستان میں کرنا چاہتے تھے، جو ہم انڈیا میں کرنا چاہتے تھے اور جو اس region میں ہم کرنا چاہتے تھے یہ ان کی وجہ سے ہو رہا ہے اور اس کی سزا فائنا کے غریب پختونوں کو مل رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو فوری طور پر فائنا کے بارے میں اقدامات اٹھانے چاہئیں اور فائنا میں جو مشکلات ہیں ان کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وہاں کے جو IDPs ہیں ان کے لیے بھی بندوبست کرنا چاہیے اور فائنا کو clear کرنے کے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے کہ کتنے وقت میں فائنا سے دہشت گردی ختم ہوگی اور اسی طرح سے local bodies elections ہونے چاہئیں۔ ہم لوگوں کو پاکستان میں شامل کر کے پھر بھول جاتے ہیں اور اس کے بعد پھر گلہ کرتے ہیں کہ وہاں پر یہ ہو رہا ہے اور وہ ہو رہا ہے۔ آج کل تو یہ کہا جاتا ہے کہ ہاں! فائنا میں تو یہ ہوتا رہتا ہے۔ وہاں سے جو اطلاع آتی ہے سوڈان اور صومالیہ کی طرح تو میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس کے بارے میں فوری طور پر ایک مثبت رد عمل کا اظہار کرے اور مثبت اقدامات کا اعلان کرے۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Leader of the House.

Response to the Point of Order by Senator Mian Raza Rabbani and Senator Afrasiab Khattak given by Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq Leader of the House.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): شکریہ، جناب چیئرمین! actually جو points سینیٹر رضار بانی صاحب اور سینیٹر افراسیاب خٹک صاحب نے اٹھائے ہیں وہ آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ رضار بانی صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی اس معاملے میں واضح نہیں ہے تو میں بصد احترام ان سے اس بارے میں اختلاف کرتا ہوں کہ یہ بات کئی بار دہرائی جا چکی ہے کہ All Parties Conference بلانے کے بعد جس میں عسکری قیادت بھی موجود تھی یہ طے ہوا تھا کہ جو لوگ مذاکرات کے لیے میز پر آنا چاہتے ہیں ان کے ساتھ ہمیں اس process کو شروع کرنا چاہیے اور ان سے مذاکرات کی ابتداء کرنی چاہیے اور اگر وہ مذاکرات کا راستہ اپناتے ہیں تو ہمیں اس کو welcome کرنا چاہیے لیکن اگر کوئی ایسے لوگ ہیں یا ایسے کوئی elements ہیں، خواہ وہ اپنی سوچ کے مطابق یا کسی بیرونی ہاتھ کے اکسانے کے اوپر، امداد کے اوپر اور ان کو جو کچھ باہر سے ملتا ہے اس کے اوپر وہ دوسرا راستہ اختیار کرتے ہیں، تشدد کے راستے کو ہی جاری رکھنا چاہتے ہیں اور وہ طاقت کا استعمال کریں گے تو پھر ان کے خلاف بھی State کی power استعمال کی جائے گی۔ اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ رضا ربانی صاحب کو اس بات کا علم ہے کہ یہ TTP کوئی monolith نہیں ہے۔ اس میں بھی بے شمار گروپس ہیں۔ کوئی کتا ہے کہ 35 سے زیادہ ہیں اور کوئی کتا ہے کہ 50 سے زیادہ گروپس ہیں۔ Splinters یا majors ہیں وہ الگ بات ہے لیکن گروپس ہیں۔ ہر ایک کا اپنا علاقہ ہے۔ کچھ کا کنٹرول ہے اور کچھ کا نہیں ہے اور پھر ان کی اپنی leadership ہے اور وہ اپنے فیصلے بھی کرتے ہیں۔ تو اس لیے یہ کیفیت جو اب دوبارہ پیدا ہوئی ہے حالانکہ ہمیں اس بات کا اطمینان تھا کہ وزیر اعظم صاحب کے امریکہ کے دورے کے بعد ڈرونز بند ہوئے۔ پہلے عارضی طور پر بند ہوئے اور اب انہوں نے as a matter of policy ان کو بالکل بند کر دیا ہے۔ یہ ایک اچھی development تھی۔ خیال یہ تھا کہ ڈرونز کی وجہ سے یہ معاملات ہو رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسا بھی ہو لیکن اب چونکہ ڈرونز بھی نہیں ہیں تو جو sober thinking لوگ ہیں یا جنہیں کچھ موقع ملتا ہے امن کا راستہ اپنانے کا تو ان کو پھر یہ elements ختم ہونے کے بعد زیادہ اس معاملے میں پیش رفت کرنی چاہیے تھی لیکن unfortunately ایسا نہیں ہوا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے یہ معاملہ اپنے ہاتھوں میں دوبارہ لے لیا ہے اور برملا اس کا اظہار بھی کل کیا ہے۔ ہم اس بات کو condemn بھی کرتے ہیں اور ایک مرتبہ پھر واضح کرتے ہیں کہ جو مذاکرات کریں گے صرف انہی سے مذاکرات ہو سکتے ہیں اور وہ ہوں گے لیکن جو مذاکرات کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے تشدد کا ہی راستہ اختیار کریں گے تو حکومت State کی writ قائم کرنے کے لیے اور لوگوں کی زندگیاں محفوظ کرنے کے لیے ان کے خلاف اپنی power استعمال کرے گی۔

خٹک صاحب نے فنا کے بارے میں فرمایا ہے، یہ ایک overall question ہے اور فنا کے بارے میں حکومت نے recently یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہاں پر reforms کی ضرورت ہے اور یہ اعلان بھی کیا ہے کہ اس کے لیے بھی کوئی کمیٹی مقرر کی جائے گی، اس کے لیے اپوزیشن سے بھی مشاورت کی جائے اور باقی پارٹیوں سے بھی جس سے ایک comprehensive plan بنایا جا سکے کہ فنا کے قوانین، فنا کی development اور وہاں پر انتظامی معاملات کے لیے کوئی ایسا

Package تیار کیا جائے جو فنانس کے لیے بہتر ہو، وہاں کے لوگوں اور ان کے بچوں کے مستقبل اس سے بہتر ہوں اور وہ بھی پاکستان کا ایک حصہ ہونے کی حیثیت سے اپنا role national life کے اندر ادا کر سکیں۔ Thank you very much sir۔

Ruling by the Honourable Chairman, Senate Regarding water supply to Sector I and G

جناب چیئر مین: ڈاکٹر سعیدہ صاحبہ نے جو کہا تھا ان کے بارے میں CDA کو ہدایت کریں کہ لوگوں کو پانی فراہم کریں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئر مین! میں یہاں سے فارغ ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ سے رجوع کروں گا۔

Mr. Chairman: Thank you. Syed Muzafar Hussain Shah.

Welcoming Remarks in the honour of Ambassador of Argentina in Pakistan.

Senator Syed Muzafar Hussain Shah: Thank you Mr. Chairman, we would like to welcome H.E. Rodolfo J. Martin-Saravia, Ambassador of Argentina to Pakistan. He has been conferred an award for his contribution and strengthening Pakistan and Argentina relations and now he is witnessing the proceedings of the Senate. Let me take this opportunity through your courtesy to welcome him.

Mr. Chairman: Thank you. Leader of the House.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, thank you very much. On behalf of the House and particularly the Government side, I welcome Mr. Rodolfo J. Martin-Saravia, Ambassador of the Republic of Argentina in Pakistan. He is very welcome not only as representative

of the Republic of Argentina but as a person, as an astute and recognized diplomat who has worked for ten years improving bilateral relations between Pakistan and the Republic of Argentina.

When I was studying in Government College Lahore in mid 50s, I had heard the name of Argentina for the first time and because Argentina had taken a very principled stand in the United Nations on the question of Kashmir not because we had the best of relations at that time with them but because of the principle involved in this issue. The speech of Argentinian representative in the Security Council was repeated by our Radio several times; he said that the purpose for which United Nations was created in 1945 was to promote the right of self-determination for the nations which are under imperialism and this is enshrined in the Charter of the United Nations. So, Argentina was the first country to have raised this issue in the United Nations and we still remember they did not stop it, they did not weaken their stand, they continued it and even till today, we remember that they have been very steadfast in their stand. I salute him and say; we were justified in awarding Hilal-e-Pakistan to a friend. May be his country is very far off from Pakistan but he is very close to our hearts and I welcome you again sir.

Mr. Chairman: Leader of the Opposition.

Senator Aitzaz Ahsan (Leader of the Opposition): Mr. Chairman, it is my privilege to welcome here and join my voice with the Leader of the House to welcome Mr. Rodolfo J. Martin-Saravia, Ambassador of Argentina. Mr.

Chairman, as you are aware when the Leader of the House speaks, I should normally oppose the motion, I am the Leader of the Opposition and the Opposition is quick to meant and suppose to oppose but if there is one thing, one person, issue or matter and one personality on which the Leader of the House, the Leader of the Opposition, the members of the Government alliance and the members of the Opposition alliance are unanimous about this Pakistani call Rodolfo J. Martin-Saravia because he may the Ambassador of the Republic of Argentina but he has served Pakistan like many of us Pakistanis have not been able to serve Pakistan. For that he is being awarded Hilal-e-Pakistan by the Government of Pakistan, by the President of Pakistan and we are proud of that award to a friend who is brought Pakistani businesses together.

Mr. Chairman, you have the constituency in Islamabad, you are aware of the Argentina Park and the hospital that is proposed. His efforts have met to setting up a state of the art laboratory in Lahore, Argentina has set up a state of the art laboratory to fight through biotech medicines produced there, Hepatitis and Cancer and we are a Hepatitis stricken country. More cooperation will come and may be more vaccines will be produced in that laboratory.

Mr. Rodolfo J. Martin-Saravia plays golf, he laughs wholesomely and he is a pattern of polo and the best, top level world class polo players from Argentina comes to Pakistan every season and play here and it is all because of Mr. Rodolfo J. Martin-Saravia.

This is not the first award he has received; I just want to put on record the awards that so many countries have given to Mr. Saravia. Greece has given the Knight Commander 'Order of Merit': Chile has awarded him Great Officer 'Order of Merit', Brazil: 'Knight Commander 'Baron de Rio Blanco', Brazil: Great Officer 'National Order do Cruzeiro do Sul', Guatemala: Knight Commander 'Order of Quetzal', Denmark: Knight Commander 'Order of Danneborg', Bolivia: Great Officer 'Condor de los andes', France: Officer 'Legion of honour', France: Knight Commander 'Order of Merit', Sweden: Knight Commander 'Order of Polar Star', Ukraine: 3rd Grade 'Order of Merit', Lebanon: Officer 'Order of the Cedar', Constantine Holy Military Order of Saint George 'Knighthood of Merit Insignia', Holy Sepulchre of Jerusalem Knight Equestrian Order, Sovereign and Military Order of Malta 'Great Officer of Militant Merit', Holy see: 'Knight Commander with Insignia' Pontifical Equestrian Order of Saint Gregory Magno, Spain: Great Officer Order of 'Isabel la Catolica'.

His efforts have brought Pakistan and Argentina together. We are proud that he is amidst us and I welcome him and congratulate him again from the bottom of my heart for receiving such a high award from a country which is not his own but which he has served for the last ten years since 2004 as Argentina's Ambassador in Islamabad. Thank you very much Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. While observing the consensus between the Leader of the House and the

Leader of the Opposition and I wanted to join them also. I have the great pleasure in welcoming H.E. Mr. Rodolfo J. Martin-Saravia, Ambassador of the Republic of Argentina and Dean of the Diplomatic Corps, to the Senate of Pakistan. The presence of other senior diplomats who have come to this House is also welcomed.

Ambassador Saravia has been at the fore-front of efforts to bring Pakistan and Argentina closer. During his decade long tenure in Islamabad he has organized exchange of a number of high level delegations between the two countries. He has helped relaxing the visa regimes, promoted business exchanges and technology transfer in different fields including agriculture, livestock and bio-technology to treat Hepatitis and Cancer. In recognition of his outstanding role and contributions, he has been awarded the Hilal-e- Pakistan. I congratulate him on this honour. Thank you. *Abdur Rauf Sahib*.

Point of Order

Raised by Senator Abdul Rauf Regarding Scarcity of Water in Balochistan due to Disconnection of electricity.

سینیٹر عبدالرؤف: شکریہ، جناب چیئرمین! I also warmly welcome the Ambassador of Argentina in the Senate of Pakistan. جناب والا! آج میں جس نقطہ پر بولنا چاہوں گا، سب سے پہلے اپنے قابل احترام راجہ ظفر الحق صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ kindly ہماری گزارشات کو غور سے سنیں۔ بلوچستان اور خصوصی طور پر شمالی بلوچستان کے پشتون اضلاع میں آج تیسرا یا چوتھا دن ہے کہ وہاں مسلسل بائیس گھنٹوں تک لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ وہاں صورت حال یہ ہے کہ ہمارے زمیندار جنہوں نے اپنی محنت و مشقت سے،

پہاڑوں کو اپنے ہاتھوں سے کھود کر سیب اور دوسرے مختلف باغات لگائے تھے، آج وہ انہیں متواتر کاٹ رہے ہیں۔ باغات کے ساتھ ساتھ وہاں ہمارے مال مویشیوں کو پیئے کا پانی تک نہیں مل رہا۔ وہاں دو دن سے لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ کوئٹہ سے ژوب سیکشن، پشاور اور کوئٹہ سے ڈی آئی خان سیکشن اور پنجاب تک لوگ دھرنا دیئے بیٹھے ہیں۔ اس صورت حال پر میں اس لیے بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کے نمائندے ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہمارے ملک میں جو صورت حال ہے، جو صورت حال پہلے ہی ہمارے صوبے میں ہے اور ہمارے ملک کی آدمی آبادی یعنی 50% جو جمہوری انداز میں سیاست میں آپ کے ساتھ چل رہے ہیں، اگر یہی صورت حال رہی کہ لوگ بے روزگار ہوتے جا رہے ہوں اور پہلے ہی ہماری سرحدوں پر خطرات بڑھ رہے ہیں اور لوگ insurgency کی طرف جا رہے ہیں، میں یہ گزارش کروں گا کہ شاید ہماری کمزوری آواز کو لوگ نہ سمجھیں لیکن میں یہ بات گارنٹی سے کہہ رہا ہوں کہ اگر یہی صورت حال رہی تو پشتون سیٹ کے عوام بے روزگاری، تنگ دستی اور قحط کی وجہ سے سڑکوں پر آجائیں گے کیونکہ وہاں پر ڈیم نہیں ہیں، کارخانے نہیں ہیں اور کوئی روزگار نہیں ہے۔ وہاں پر ہمارے ساٹھ فیصد لوگوں کا ذریعہ معاش باغبانی اور مویشی پالنا ہے۔

اگر وہاں پر یہی صورت حال رہی تو کیا ہوگا؟ ہم نے بار بار کہا ہے کہ آئیں ہم مل کر اس کا حل نکالیں۔ اگر ہم نے اس ملک کو چلانا ہے تو کوئی منصوبہ بندی کر لیں۔ یہ کیا طریقہ کار ہے کہ وہاں بجلی کے دس کے دس فیڈر بند ہیں۔ وہاں سوزیندار بل دیتے ہیں اور اگر پچاس نہیں دیتے تو آپ کے پاس قوت ہے کہ آپ ان کا کنکشن منقطع کر دیں۔ آپ نے وہاں تمام فیڈر بند کیے ہوئے ہیں اور صرف دو گھنٹے کے لئے بجلی دی جاتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ لوگ پانی کے لیے لڑ رہے ہیں۔ مار دھاڑ ہو رہی ہے اور ہر بندہ کو شش کرتا ہے کہ میں اپنا ٹریکٹر پانی کا بھر کر اپنے گاؤں میں لے جاؤں۔ آخر میں، میں ایک بار پھر آپ کے توسط سے، اس ایوان کے توسط سے اس انتہائی اہم مسئلے کی طرف حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت اس کا حل نکالے۔ شکریہ۔

FATEHA

for Mr. Nasrullah Shaji, Ex-MPA, Sindh Assembly

جناب چیئر مین: جی سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئر مین، بہت شکریہ۔ میں مختصر سی بات کروں گا۔ کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ سندھ اسمبلی کے ایک سابق رکن نصر اللہ شجاع صاحب جن کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا، وہ کراچی میں جماعت اسلامی کے سکولوں کو بھی دیکھتے تھے، وہ ان سکولوں کے بچوں کے ہمراہ خیبر پختونخوا کے ٹور پر گئے۔ وہاں ایک دریا میں ایک بچہ پاؤں سلپ ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ نصر اللہ شجاع نے اس بچے کو بچانے کی خاطر اس تیز چلتے ہوئے پانی میں چھلانگ لگائی اور غالب امکان ہے کہ وہ بھی اس میں شہید ہو گئے ہیں اور ان کی لاش ابھی تک نہیں ملی۔

یہ بڑا اعلیٰ درجے کا اقدام تھا کہ انہوں نے ایک معصوم بچے کی جان بچانے کی کوشش کی اور اس میں اپنی جان بھی گنوا دی ہے۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کر لیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب چیئر مین: پروفیسر صاحب، دعائے مغفرت کر لیں۔

(ہاؤس میں دعائے مغفرت کی گئی)

Point of Order

Raised by Senator Rubina Irfan regarding Load-shedding in Balochistan

جناب چیئر مین: جی روہینہ عرفان صاحبہ۔

سینیٹر روہینہ عرفان: شکریہ جناب چیئر مین۔ یہ مسئلہ نہایت ہی اہم ہے اور یہ صرف پاکستان کے لیے ہی نہیں بلکہ بلوچستان کے تمام علاقوں کا ہے۔ صرف پشتون بیلٹ نہیں بلکہ پشتون بیلٹ ہو یا بلوچ بیلٹ ہو، بلوچستان بھی پاکستان کا حصہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان وہاں کے تمام لوگوں کے لیے ہے چہ جائیکہ بارہ اضلاع کو الگ سمجھتے ہوئے صرف اس کے بارے میں بات کریں۔ وہاں پر بجلی کی جو گھمبیر حالت آج ہے اس کے لیے میں اپنے قائد ایوان سے گزارش کروں گی کہ ان کے وزیر مملکت برائے پانی و بجلی، آپ کی اجازت سے میں ان کا نام لوں، عابد شیر علی صاحب نے بلوچستان کا دورہ کیا تھا۔ انہوں نے وہاں بجلی کی سبسڈی ختم کر دی ہے۔ وہاں پر کئی سالوں سے زمیندار اس سبسڈی پر چل رہے

تھے۔ وہاں لوگوں کو بجلی نہیں مل رہی۔ اگر وہاں پر کوئی زمیندار بل نہیں دے رہا تو وہاں پر صرف اسی کی بجلی کاٹی جائے نہ یہ کہ تمام صوبے کی بجلی بند کر دی جائے۔ بلوچستان کے لوگوں کا واحد ذریعہ معاش زراعت ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ جون کے مہینے میں وہاں پر فصلیں پک رہی ہیں اور آخری مراحل میں ہیں اور انہیں پانی چاہیے۔ وہاں کے باغات اب full peak پر ہیں۔ اگر وہاں پر اب پانی نہ ملا تو لوگوں کا بڑا نقصان ہوگا۔ پہلے ہی وہ بے چارے پسے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان کو بجلی و پانی پر سبسڈی کا incentive بھی نہ دیں تو کہاں جائیں۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ آپ عابد شیر علی سے کہیں کہ وہ اپنا یہ فیصلہ واپس لے لیں۔ میں تمام بلوچستان کے لوگوں کی بات کر رہی ہوں۔ وہاں کے لوگوں میں کوئی division نہیں ہے اور نہ ہی وہاں divided opinion ہے۔ بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے اور وہاں پر بارہ اضلاع ہم سے الگ نہیں ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کراچی میں missing persons کے سلسلے میں لوگ چالیس پینتالیس دنوں سے ایک بچے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں جو غائب ہے۔ انہوں نے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے۔ خدار! آپ وزیر داخلہ یا کسی اور وزیر صاحب سے کہہ دیں کہ وہ جا کر ان سے بات تو کریں۔ اب تو بلوچستان کے لوگ یعنی جن کے نام کے ساتھ بلوچ لگتا ہے ان کو consider ہی نہیں کیا جاتا۔ ویسے بھی ہمارے صدر صاحب نے اپنی تقریر میں بلوچستان کا ذکر تک نہیں کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ where do we stand. It is my humble request to you sir, and the Leader of the House that please look into this matter of grave concern and it is really important at this time. Thank you.

Point of order by Shahi Syed regarding MQM's Sit in against the Arrest of Altaf Hussain in UK

جناب چیئر مین: جی، شاہی سید صاحب۔

سینیٹر شاہی سید: میں پاکستان کی شہ رگ، کراچی جو معاشی hub بھی ہے، کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت بھی اس پر غور کرے اور صوبائی حکومت بھی۔

پچھلے تین دن کراچی کے جو حالات رہے وہ ساری دنیا کے سامنے ہیں۔ میں اس وقت ایم کیو ایم کی بھی تعریف کروں گا کہ انہوں نے ان حالات میں کراچی اور پاکستان کو بہت بڑے نقصان سے بچایا اور وہاں حالات کو کنٹرول کیا۔ انہوں نے روڈ پر بیٹھ کر احتجاج کیا لیکن وہاں پر کچھ ایسے عناصر ضرور تھے جنہوں نے گاڑیاں جلائیں۔ جب انہوں نے کہا کہ مارکیٹیں کھولی جائیں تو اس کے باوجود بھی وہاں پر فائرنگ ہوتی رہی اور مارکیٹیں بند رہیں۔

میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ کراچی میں کئی گروپس ہیں۔ کراچی میں طالبان کے گروپ بھی ہیں۔ وہاں پر سات لوگوں کی لاشیں ملی ہیں۔ اغوا برائے تاوان کے واقعات بھی ہو رہے ہیں۔ ان واقعات میں بیرونی ہاتھ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ بات بھی ہے کہ کراچی اسلحے اور بارود کا ڈھیر بنا ہوا ہے۔ وہ اسلحہ جو فانا میں نہیں ہے وہ کراچی میں دستیاب ہے۔ یہ تکلیف دہ بات ہے اور جو افراسیاب خٹک صاحب نے point out کیا ہے کہ فانا میں ہونے والے آپریشن کے متاثرین کراچی، حیدرآباد، لاہور، اسلام آباد اور پورے پاکستان میں چلے گئے ہیں، ان متاثرین کی آڑ میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس وقت بہت بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ کراچی کی انتظامیہ ہوشیار رہے۔

ایم کیو ایم کے قائد پر منی لانڈرنگ کا کیس قائم ہوا ہے۔ یہ وہاں پر تو بہت بڑا کیس سمجھا جاتا ہے لیکن بنیادی کیس عمران فاروق کے قتل کا تھا۔ اگر خدا نخواستہ یہ کیس طول پکڑتا ہے اور حالات خراب ہوتے ہیں تو اس کے لیے حکومت نے کیا اقدامات کیے ہیں۔ میری نظر میں جو خون خرابہ ہو گا وہ بڑی شدت اور تباہی کا سبب ہو گا۔ اس کے لیے وفاقی حکومت کیا سوچ رہی ہے۔ میں یہی درخواست کروں گا کہ حکومت اس پر غور کرے، اس پر توجہ دے کیونکہ حالات کسی بھی وقت کسی طرف بھی جاسکتے ہیں۔ اس لیے حکومت اس سلسلے میں تیار رہے۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین: حاجی عدیل صاحب۔

Point of order by Senator Haji Muhammad Adeel regarding Law and order situation in Peshawar

سینیٹر حاجی محمد عدیل: شکریہ جناب چیئر مین۔ آج پشاور کے ایک اخبار "مشرق" میں ایک خبر چھپی ہے کہ پے در پے حملے، پشاور کی پولیس کو بلٹ پروف جیکٹ پہننے کا حکم، جناب، یہ ایک

لائن پر مشتمل خبر کا جو میں نے حصہ پڑھا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ پشاور کے حالات کیا ہیں۔ ٹریفک پولیس کے لیے بلٹ پروف جیکٹ پہننے کی بات کبھی بھی نہیں کی گئی بلکہ بعض ملکوں میں تو ٹریفک پولیس کے پاس اسلحہ بھی نہیں ہوتا لیکن اب پشاور کے حالات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ پولیس کے افسران ٹریفک پولیس والوں سے کہتے ہیں کہ وہ بلٹ پروف جیکٹ پہن کر ٹریفک کو کنٹرول کریں تو جناب چیئر مین، وہاں کے عام لوگوں کا کیا حال ہو گا۔ کارخانوں سے لوگوں کو اغوا کیا جا رہا ہے، بچوں کو اغوا کیا جا رہا ہے، سیاسی ورکروں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ تقریباً نصف سے زیادہ پشاور کے شہریوں کو، کاروباری لوگوں کو، تاجروں کو، دکانداروں کو، بھتے کی چٹھیں مل چکی ہیں۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ شام کے وقت رنگ روڈ سے باہر کوئی نہیں جاسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ افغانستان کے چند شہروں میں رات کو طالبان کی حکومت ہوتی ہے۔ پشاور میں شام کے بعد پشاور کی حکومت نہیں ہوتی ہے، وہاں ہماری پولیس اپنے تھانوں سے باہر نہیں نکلتی ہے۔ وہاں کالی اور سفید پگڑیاں باندھے ہوئے لوگ اسلحہ سمیت موٹر سائیکلوں پر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ پولیس وہاں کے رہائشیوں کو advise کرتی ہے کہ مہربانی کر کے آپ اس وقت گھر سے باہر نہ نکلیں، اپنے گھروں کی خود حفاظت کر سکتے ہیں تو کریں۔

جناب چیئر مین! میں نے کچھ دن پہلے بھی کہا تھا کہ ساری ذمہ داری صوبائی حکومت کی تھی، ہم اپنی پولیس کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے تھے اور نتیجتاً ہمارے ایک ہزار لوگ شہید ہوئے۔ وہاں کی موجودہ حکومت طالبان کو بھائی کہتی ہے، جب آپ طالبان کو، دہشت گردوں کو بھائی کہیں گے تو آپ کی پولیس ان سے کیوں لڑے گی، وہ پاگل ہے کہ ان سے لڑے، کل پھر اسی پولیس سے کہا جائے کہ آپ ان کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالیں۔ جناب چیئر مین! آج پشاور پولیس کے ہیڈ کوارٹرز پشاور سے نہیں ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوتا اگر وہ امن لے آتا، پشاور میں گزشتہ ایک سال سے جو خوف کا سایہ چھایا ہوا ہے اگر اس میں وہ کمی لاتا۔ پشاور کے تاجروں کے بچے جو اغوا ہوئے ہیں، ان کو واپس لے آتا تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ جناب چیئر مین! میری بات کے دو پہلو ہیں، ایک تو وفاقی حکومت ہے اور دوسری صوبائی حکومت۔ پشاور کے ارد گرد فائنا ہے، فیڈرل ایریا ہے اور دوسرا ایریا جو semi-FATA ہے جس کو پشاور کی انتظامیہ کنٹرول کرتی ہے لیکن وہ tribal area کا ہی حصہ ہے۔ ہمارے صوبے کے بہت سارے شہروں کے ساتھ تقریباً ایسا ہی ہے۔ اس پر تو کنٹرول وفاقی حکومت کا ہے، وہاں جو ایف سی ہے وہ وہاں پر diplomats کو تحفظ دے رہی ہے۔ یہ تو بنائی اس لیے گئی تھی کہ یہ border کو control کرے گی between the settled and tribal areas. آج ٹریفک

پولیس کو تو کہا جا رہا ہے کہ وہ bullet proof jackets پہنیں، میری اطلاع ہے کہ Frontier Constabulary کے پاس ایک درجن سپاہیوں کے لیے صرف ایک کلاشنکوف ہے۔ ان کے پاس bullet proof jackets نہیں ہیں۔ سینئر طلحہ صاحب کو معلوم ہے، پچھلے دور میں ہم نے Frontier Constabulary کے افسران کو یہاں بلا یا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے پاس جتنا staff ہے اتنے ہمارے پاس ہتھیار نہیں ہیں۔ آج ایف سی بارڈر پر صرف movement کو کنٹرول نہیں کر رہی ہے، وہ تو باقاعدہ فوج کے شانہ بشانہ لڑ رہی ہے، ان کے لوگ شہید ہو رہے ہیں، ان کے چیف صفت غیور کو شہید کر دیا گیا تھا۔ جناب چیئر مین! ہم کس سے گلہ کریں؟ پشاور کے لوگوں کی آواز کہاں تک جائے گی؟ آج کوئی وزیر ہے نہیں کیونکہ وزیر اعظم صاحب آج تشریف لے آئے تھے، اس کے بعد انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ باقی وزیروں کے آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ جناب چیئر مین! یہ حال ہے، اس حال میں آپ اس House سے کہیں گے کہ آپ بجٹ پر تقریر کریں تو کس کو سنائیں؟ ہمارے محترم Leader of the House تو بڑے اچھے آدمی ہیں، ان کے خیالات تو وہی ہیں جو ہمارے ہیں۔ ان کی بات کوئی نہیں سنتا تو ہماری بات کیسے سنی جائے گی۔

جناب چیئر مین! میں آپ کی وساطت سے اس حکومت سے کہتا ہوں کہ tribal area آپ کے کنٹرول میں ہے، صوبائی حکومت کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ صوبائی حکومت سے ہمارا گلہ ہے، صوبائی اسمبلی میں ہم بات بھی کریں گے لیکن جو معاملات وفاقی حکومت کے ہیں ان کی طرف توجہ دیں، خدا کے لیے صرف لاہور پاکستان نہیں ہے، صرف اسلام آباد پاکستان نہیں ہے۔ پاکستان میں کویٹہ، پشاور، ڈیرہ، ہزارہ اور سندھ کے گاؤں بھی شامل ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی زاہد خان صاحب۔

Point of order by Senator Muhammad Zahid Khan Regarding Zhob Grid Station

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ چیئر مین صاحب! بلوچستان کا بجلی کا جو مسئلہ ہے، یہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ژوب کے گرڈ اسٹیشن پر پچھلے تین چار سالوں سے کام ہو رہا ہے، کچھ دن پہلے وہاں سے

لوگ بچوں سمیت آئے تھے، انہوں نے پریس کلب اسلام آباد کے سامنے بھوک ہڑتال کی تھی، پھر ہم نے جا کر ان کو راضی کیا تھا اور بھوک ہڑتال ختم کروائی تھی۔ پھر ان کو لے کر ہم وزارت پانی و بجلی گئے، وزارت نے ہمیں لکھ کر دیا کہ ژوب کا گڑسٹیشن 30 اپریل تک مکمل ہو جائے گا اور اس کو start کر دیں گے، اس سے لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ختم تو نہیں ہوگا لیکن اس پر تھوڑا بہت قابو پایا جاسکے گا۔ MD, NTDC بھی یہی کہہ رہا تھا۔ جب ہماری Standing Committee on Water and Power کی میٹنگ ہوئی تو عابد شیر علی صاحب نے خود commitment کی کہ 30 اپریل کو میں خود جا کر اس کا افتتاح کروں گا۔ جب 30 اپریل آیا اور ہم نے میٹنگ بلائی تو وزیر صاحب آئے ہی نہیں۔ ہم نے ایم۔ ڈی سے پوچھا کہ آپ نے ہمارے ساتھ commitment کی تھی کہ آپ 30 اپریل کو گڑسٹیشن کا افتتاح کریں گے تو انہوں نے کہا کہ ابھی میں کچھ نہیں کر سکتا، مجھے ایک ہفتہ دے دیں تاکہ آپ کو پھر کوئی date دے سکوں۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے، جب وہ گئے اور پھر میٹنگ میں آئے تو انہوں نے بتایا کہ 31 جولائی کو ہم اس کا افتتاح کریں گے، میں نے کہا کہ آپ کی commitment کو مان لوں گا لیکن کیا پتا کہ آپ ہوں گے یا نہیں ہوں گے۔ اس وقت چٹھ صاحب سیکرٹری تھے، میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ گارنٹی دے سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ کی گارنٹی کون دے گا؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو مشکل ہے۔ آج وہ سیکرٹری بھی نہیں ہیں۔ کل ہم میٹنگ کریں گے اور پوچھیں گے کہ آپ نے 31 جولائی کا کہا تھا تو وہاں سیکرٹری کوئی اور ہوگا، ایم ڈی کوئی اور ہوگا۔ حکومت عوام سے کیوں کھیل رہی ہے؟ جو کام آپ نہیں کر سکتے تو Committee میں House میں کیوں جھوٹ بول رہے ہیں؟ کب تک یہ ملک چلے گا، کیسے چلے گا؟ اس حکومت نے Committees کی اہمیت ہی ختم کر دی۔ جب یہ House اور Committees میں نہیں آتے، کمیٹی بھی اس House کی ہوتی ہے تو پھر ان کی کیا افادیت رہ گئی؟ کیا bureaucracy کو کوئی ڈر ہے گا؟ جب bureaucracy کو کوئی ڈر نہیں رہے گا تو پھر ایسے ہی کام چلے گا کہ مک مکا کرو، کام چلاؤ اور اپنے پانچ سال پورے کرو اور چلتے بنو۔ یہ ملک ترقی کی بجائے پیچھے جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! میں واضح کرنا چاہتا ہوں، جیسا کہ حاجی صاحب نے کہا کہ Leader of the House ایک شریف آدمی ہیں، ہم ان کی عزت و احترام کرتے ہیں، لیکن مجھے یہ نہیں پتا کہ یہاں کوئی وزیر ہے یا نہیں ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ شہروں میں چھ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے جبکہ

بارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ تو راولپنڈی میں ہو رہی ہے، ہر گھنٹے کے بعد ایک گھنٹہ لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ آپ قوم کو وہ بتائیں جو کر سکتے ہیں، جھوٹ کیوں بول رہے ہیں؟ دوسرا، جیسا کہ حاجی صاحب نے پشاور کی صورتحال بتائی ہے، اگر آپ نے ڈان ٹی وی پر ایک رپورٹ دیکھی ہو تو ہم نے یہ تو سنا تھا کہ کراچی میں no go areas ہیں لیکن پشاور کا نہیں سنا تھا۔ کہتے ہیں کہ بڈھ بیر، ماسوخیل، متری میں شام پانچ بجے کے بعد کوئی جا نہیں سکتا۔ جب ہم یہاں بات کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے، ضرور صوبائی ہے لیکن آپ کراچی تو گئے تھے، وفاقی حکومت کراچی کس لیے گئی تھی؟ اس لیے گئی تھی کہ وہاں حالات کنٹرول نہیں ہو رہے تھے۔ آپ نے صوبے کو طالبان خان کے حوالے کیا، اس کو ادھر رکھا کہ وہ وہاں پر بیٹھا رہے، اس سے تو کچھ ہو گا نہیں، آج ہم آرہے تھے تو سارے routes بند تھے، ہم نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے تو بتایا گیا کہ طالبان خان نے جلوس نکالا ہے ایکشن کمیشن پر پریشر ڈالنے کے لیے۔ ہم تقریباً ایک سال سے وفاقی حکومت سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کی بھی تو کوئی ذمہ داری بنتی ہے۔ پشاور سے سارے لوگ شفٹ ہو گئے، ہمارے وقت میں ایسا نہیں تھا، حاجی صاحب نے کہا کہ ابھی یہ بتا چلا ہے کہ ٹریفک پولیس کو بھی بلٹ پروف جیکٹ پہنا رہے ہیں۔ اس صورت حال میں مرکز کی کوئی تو ذمہ داری ہے، مرکز بتا دے کہ اس کی کیا ذمہ داری ہے، کیا صوبہ خالی کرنا ہے، ان لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑنا ہے جو دہشت گرد ہیں۔ خان جو خود طالبان خان ہے اور اس پر فخر بھی کرتا ہے کہ مجھے لوگ طالبان خان کہتے ہیں۔ مجھے یہ بتادیں کہ مرکزی حکومت کی کیا ذمہ داری ہے ہم نہیں کہتے کہ interfere کریں، ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کا حل تو نکالیں۔ چیف منسٹر کو بلائیں، وزیراعظم خود چلا جائے، وزیر داخلہ جائے، انہوں نے آئی جی ایسا بندہ لگایا ہے جو پی ٹی آئی کا ملازم زیادہ ہے، سٹیٹ کا ملازم کم ہے۔ میڈیا بھی ہمارے ساتھ اس طرح کام کر رہا ہے کہ ہمارے وقت میں تو ہر چیز دکھاتے تھے، ہم ان سے نالاں نہیں ہیں لیکن اب جو طالبان خان کی حکومت کی صورت حال ہے، جو کرپشن ہے، اس کے اپنے ممبران کہہ رہے ہیں، میڈیا خاموش ہے، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے صوبے کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! کم از کم مرکز کو اپنی ذمہ داری تو پوری کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی حاجی غلام علی صاحب۔

**Point of order Raised by Senator Haji Ghulam Ali
Regarding campaign on Electronic & Print Media for only
one Person.**

سینیٹر حاجی غلام علی: شکریہ، جناب چیئر مین! میں بھی حاجی عدیل صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے اس کی تائید کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ پشاور نہیں پورا صوبہ انتہائی مفلوج ہو چکا ہے۔ جس طرح زاہد خان نے میڈیا کے بارے میں ایک التجا کی، request کی، شکایت کی ہم خود بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک جماعت خیبر پختونخوا میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ جب اس کا فیصل آباد میں جلسہ ہوتا ہے، اٹھارہ کروڑ عوام کا حق ہے کہ وہ نو بجے کی خبریں سنیں، میڈیا والوں نے نو بجے کا خبر نامہ ختم کر دیا اور نو بجے سے سوا دس بجے تک مختلف چینلز ایک جلسہ دکھا رہے ہیں۔ کیا باقی جماعتوں کی سوچ میں شدت پسندی پیدا نہیں ہوگی کہ پورا سوا گھنٹہ اٹھارہ کروڑ عوام کا حق سلب کر کے ایک آدمی کو promote کیا جا رہا ہے۔ اگر میڈیا یہ بتائے کہ پیسے ادا کر کے سوا گھنٹے کا وقت لیا گیا تو اس پر پٹی چلنی چاہیے کہ paid ہے اگر نہیں تو پھر ملک کی دیگر سیاسی جماعتوں کو بھی اتنا وقت دینا ہوگا، ورنہ مشکل پیدا ہوگی۔

(اس مرحلے پر اذان جمعہ کی آواز سنائی دی)

سینیٹر حاجی غلام علی: جناب چیئر مین صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ خیبر پختونخوا کی حکومت بنی گالہ نے مفلوج کر رکھی ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب ایک منہجے ہوئے سیاست دان ہیں، سیاسی کارکن ہیں لیکن ان کو اتنا مفلوج کر رکھا ہے کہ اس سال کا بجٹ پورا lapsا ہو گیا۔ کسی نوجوان کو روزگار نہیں دیا گیا، نوجوانوں کے لیے کوئی پروگرام نہیں دیا گیا لیکن پورے پاکستان میں پھر رہا ہے کہ ہم نے خیبر پختونخواہ میں شدت کی سریں نکالیں۔ خیبر پختونخوا کو جہنم کی آگ میں ڈالا گیا۔ سیاسی انارڈی، سیاسی تعلیم نہ رکھنے والوں کو حکومت دے کر پورے صوبے کو مفلوج کر دیا گیا۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ میں عابد شیر علی صاحب کو ان کی جرات پر سلام پیش کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ 90% سے زیادہ لوگ بجلی کے بل نہیں دیتے تھے، اب دیہات والے بل دینا شروع ہو گئے ہیں لیکن واپڈا کی غفلت کی وجہ سے، گزشتہ دس بارہ سالوں سے وہ لوگ بل نہیں دے رہے تھے، واپڈا والے چھوٹے چھوٹے گھروں میں ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ کے بل دیتے تھے، اب ہر گھر

پرتیس میتیس لاکھ روپے بقایا ہیں، یہ سراسر زیادتی و جھوٹ ہے۔ وزیر صاحب کا اقدام ٹھیک ہے لیکن پختونخوا دہشت گردی سے متاثرہ صوبہ ہے لہذا بلنگ آج سے شروع کر دی جائے، میری درخواست یہ ہوگی کہ یہ کام یا تو ہماری کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ میں قائد ایوان سے اپیل کروں گا آپ کی وساطت سے کہ جتنے بھی خیر پختونخوا کے لوگوں پر بقایا جات ہیں ان کو ختم کر کے آج کے دن سے بل شروع کیا جائے یہ کامیابی ہوگی اور لوگوں کو relief ملے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سحر کامران صاحبہ۔

Point of order

Raised by Senator Sehar Kamran Regarding maltreatment with women

سینیٹر سحر کامران: شکریہ جناب چیئرمین! میں خواتین پر بڑھتے ہوئے تشدد کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی، وہ جگہ جہاں انصاف ملتا ہے اسی جگہ حوا کی بیٹی کو پتھر مار کر سرعام سنگسار کر دیا جاتا ہے۔ ہر روز ایسی خبریں ہمارے سامنے آتی ہیں جس پر ہمارے سر شرم سے جھک جاتے ہیں۔ ہم ان ایوانوں میں قانون بناتے ہیں، ڈیک بجاتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ ہم نے عوام کو تحفظ دے دیا، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ تحفظ اگر ہم practically دیکھیں تو حاصل نہیں ہو سکتا جب تک قانون پر عملدرآمد نہیں ہوگا۔ جب تک انصاف فوری اور ہر خاص و عام کو نہیں ملے گا اس وقت تک تمام قانون، ہم جو بھی کوششیں یہاں پر کر رہے ہیں وہ رائیگاں جائیں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قانون بنانے کے ساتھ ساتھ قانون کی عملداری پر بھی focus کریں، اس پر بھی زور دیں کیونکہ جب بھی ٹیلی ویژن کھولتے ہیں، کسی معصوم تین سال کی بچی کے ساتھ زیادتی ہو جاتی ہے، کالج جاتے ہوئے بچی اغوا ہو جاتی ہے۔ سرعام عورت پر تشدد ہوتا ہے، کسی کے بال کاٹ دیئے جاتے ہیں، کسی کو اغوا کر لیا جاتا ہے۔ اس قسم کے واقعات سے معاشرے میں عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے بلکہ internationally پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے، یہ انتہائی تشویشناک بات ہے۔ ہمیں اس ایوان سے اس بات کو اٹھانا چاہیے کہ اگرچہ قوانین بنائے جاتے ہیں لیکن عدالتوں میں فیصلوں میں تاخیر ہوتی ہے، سخت سزائیں نہیں دی جاتیں۔

جناب چیئر مین! ابھی جو پرسوں راولپنڈی میں واقعہ ہوا اور آرمی کے دو افسران شہید ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ راولپنڈی کے بعد اسلام آباد میں واقعہ ہوتا ہے۔ سیکورٹی concern جس طرح and I would like to offer the سے پاکستان میں ہے اس پر ہم سب کو تشویش ہے۔ condolences to the families of the martyrs and to the command and the leadership of the army. شکر یہ۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Monday, the 9th June, 2014 at 5.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 9th June, 2014 at 5.00 p.m.]
